بسم الله الرحمن الرحیم

شعبه تحقیق

۷۸۷

سرشناسه: اوسی، علی

عنوان قراردادی: الطباطبایی و منهجه فی تفسیر المیزان .اردو

عنوان و نام پدیدآور: علامه طباطبایی اور المیزان کی تفسیری روش/ علی اوسی؛ مترجم رجب‌علی حیدری.

مشخصات نشر: قم : مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی الله علیه و آله، ۱۳۹۳.

فروست اصلی : مرکز بین المللی ترجمه و نشر المصطفی ۴۵پ/۸۷/۱۳۹۳

فروست فرعی : معاونت پژوهش ۲۳

شابک: ۹-۸۶۵-۱۹۵-۹۶۴-۹۷۸

وضعیت فهرست نویسی: فیپا

یادداشت: اردو.

یادداشت: کتابنامه: ص [۳۹۹]- ۴۰۸؛ همچنین به‌صورت زیرنویس.

موضوع: طباطبائی، محمدحسین، ۱۲۸۱ - ۱۳۶۰ .
المیزان فی تفسیرالقرآن-- نقد و تفسیر

موضوع: تفاسیر شیعه -- قرن ۱۴

شناسه افزوده: حیدری مظفرنگری، رجب‌علی، مترجم

شناسه افزوده: جامعة المصطفی صلی الله علیه و آله العالمیة.
مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی الله علیه و آله

شناسه افزوده: Almustafa International UniversityAlmustafa International Translation and Publication center

رده بندی کنگره: ۱۳۹۳ ۹۰۸۲م۲۵ط/BP۹۸

رده بندی دیویی: ۲۹۷/۱۷۲۶

شماره کتابشناسی ملی: ۳۵۳۲۰۶۰

علامہ طباطبائی رحمہ اللہ
اور
المیزان کی تفسیری روش

علی اوسی

مترجم:

رجب علی حیدری

مرکز بین‌المللی
ترجمہ و نشر المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ

علامہ طباطبائیؒ اور المیزان کی تفسیری روش

مؤلف: علی اوسی

مترجم: رجب علی حیدری

چاپ اول: ۱۳۹۳ش / ۱۴۳۵ق

ناشر: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفیﷺ

● **چاپ:** نارنجستان ● **قیمت:** ۱۸۵۰۰۰ ریال ● **شمارگان:**۳۰۰

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مراکز فروش:

● قم، چهارراه شهدا، خیابان معلم غربی(حجتیه)، نبش کوچه ۱۸. تلفکس: ۹_ ۰۲۵_۳۷۸۳۹۳۰۵

● قم، بلوار محمدامین، سه‌راه سالاریه. تلفن: ۰۲۵_۳۲۱۳۳۱۰۶ _ فکس: ۰۲۵_۳۲۱۳۳۱۴۶

● تهران، خیابان انقلاب، بین خیابان وصال شیرازی و قدس، نبش کوچه اسکو، پلاک ۱۰۰۳. تلفن: ۰۲۱_۶۶۹۷۸۹۲۰

● مشهد، خیابان امام رضاؑ، خیابان دانش شرقی، بین دانش ۱۵ و ۱۷. تلفن: ۰۵۱۱_۸۵۴۳۰۵۹

miup@pub.miu.ac.ir pub.miu.ac.ir

ہم ان افراد کے قدرداں اور شکرگذار ہیں جنھوں نے اس کتاب کی ترتیب وتألیف میں زحمت فرمائی ہے

عرض ناشر

﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَنزَلَ عَلیٰ عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا﴾ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِی الْأَمِيْن مُحَمَّد وَآلِهِ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّيْن وَ عِتْرَتِهِ الْمُنْتَجِبِين وَاللَّعْنَةُ عَلیٰ اَعْدَاءِ الدِّينِ اِلیٰ قِيَامِ يَومِ الدِّين.

اسلامی علوم کا قدیمی مرکز ''حوزہ علمیہ'' گذشتہ چودہ سو سال کے دوران اپنے بنیادی علوم جیسے فقہ، کلام، فلسفہ، اخلاق اور اپنے ضمنی علوم جیسے رجال، درایہ اور قضاوت وغیرہ کے بارے میں کئی مرتبہ نشیب وفراز سے دوچار ہوا ہے۔

انقلاب اسلامی ایران کی عظیم الشان کامیابی اور ارتباطات کے اعتبار سے دنیا کا گلوبل ویلیج "Global village" بننے کے بعد بے شمار سوالات خصوصاً علوم انسانی سے متعلق جدید معموں نے اسلامی مفکرین کی افکار کو اپنی گرفت میں لے لیا۔

موجودہ دور میں اسلامی حکومت کا نظام سنبھالنے اور پیچیدہ ومشکل امور کو اپنے ذمہ لینا ہی ایسی دشواریوں کا سبب بنا ہے۔

کیونکہ مملکت کا نظام چلانے کے لئے ہر جگہ اور ہر اعتبار سے دین اور سنت کی مکمل پاسداری کو ملحوظ رکھنا بہت ہی سخت اور مشکل کام ہے، اس لئے دین کے بارے میں بین الاقوامی معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے انتہائی دقت اور عقل سلیم کے ساتھ وسیع مطالعہ، جامع اور جدید تحقیقات اور عملی اقدام انتہائی ضروری ولازمی ہیں، ایسی صورت میں دینی محققین کو ہر طرح کے فکری اور تربیتی انحراف سے بچانا بہت اہم ہے۔

جس کی طرف اس شجرہ طیبہ کی بنیاد رکھنے والے تمام بزرگوں بالخصوص انقلاب اسلامی ایران کے عظیم الشان معمار حضرت امام خمینیؒ اور مقام معظم رہبری حضرت آیۃ اللہ العظمی امام خامنہ ای مدظلہ العالی نے خاص توجہ دی ہے۔

اس سلسلے میں جامعۃ المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم العالمیہ نے اس اہم ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے حقیقی اسلام کے علوم ومعارف کی نشر واشاعت کے لئے مرکز بین المللی ترجمہ ونشر المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنیاد رکھی ہے۔

فاضل محترم ڈاکٹر علی اوسی کی یہ تحریری کاوش کسی حد تک ان اعلی مقاصد کے حصول کے لئے ایک اہم قدم ہے۔

آخر میں ہم ان تمام دوست واحباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جو اس کتاب کی نشر واشاعت میں شریک تھے بالخصوص حجۃ الاسلام رجب علی حیدری کے شکرگذار ہیں جنھوں نے اس کتاب کو اردو کے ترجمہ سے آراستہ کیا ہے، خداوند عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

ارباب فضل ومعرفت سے گذارش ہے کہ ہمیں اپنے قیمتی مشوروں سے ضرور نوازیں۔

مرکز بین المللی
ترجمہ ونشر المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فہرست مطالب

عرض مترجم ۱۳

مقدمۂ مؤلف ۱۷

پہلا باب: علامہ کا زمانہ حیات اور علمی زندگی ۲۵

پہلی فصل: علامہ طباطبائیؒ کا زمانہ حیات ۲۷

علامہؒ کے آبائی وطن (جمہوریہ اسلامی ایران) پر ایک نظر ۳۱

ایران کے سیاسی حالات ۳۴

ایران اور پہلی عالمی جنگ (۱۹۱۴۔ ۱۹۱۸) ۳۵

ایران اور دوسری عالمی جنگ ۳۸

علامہ طباطبائیؒ کی محل زندگی اور وہاں کے حالات پر ایک نظر ۴۱

۱۔ تبریز ۴۱

۲. نجف اشرف ۴۳

نجف کے حالات (۱۹۲۳ء. سے ۱۹۳۳ء تک) ۴۴

تُرکوں پر حملہ اور انقلاب ۴۵

انقلاب نجف ۴۶

عراق کا عظیم انقلاب ۴۷

۳. قم ۵۱

دوسری فصل: علامہؒ کی سوانح حیات اور علمی زندگی ۵۵
علامہؒ کی سوانح حیات ۵۸
نام ونسب ۵۸
محل پیدائش ۵۹
القاب ۶۰
محل تحصیل اوراساتذہ ۶۰
علامہؒ کے علمی سفر ۶۵
اجتہاد اورنقل روایت کے اجازہ ۶۵
علامہؒ کی علمی خدمات ۶۷
علامہؒ کے شاگرد ۶۹
علامہؒ کے علمی آثاروتالیفات ۷۰
تیسری فصل: تفسیرالمیزان کے منابع ومآخذ ۷۷
ا. تفسیری منابع ۷۸
ا. ابن عباس ۷۸
۲. جامع البیان فی تفسیرالقرآن ۸۰
۳. الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التأویل ۸۱
۴. مجمع البیان ۸۶
۵. مفاتیح الغیب (تفسیرکبیر) ۹۱
۶. المفردات فی غریب القرآن ۹۵
۷. انوارالتنزیل واسرارالتأویل ۹۷
۸. الدرالمنثور فی تفسیرالمأثور ۹۸
۹. تفسیرابوالمسعود ۱۰۰
۱۰. روح المعانی فی تفسیرالقرآن العظیم والسبع المثانی ۱۰۰

۱۱. تفسیر المنار ۱۰۲

۱۲. الجواہر فی تفسیر القرآن ۱۰۳

۲۔ لغوی منابع ۱۰۶

۳۔ حدیث و روایت کے منابع ۱۰۷

۴. متفرق منابع ۱۱۸

الف۔ کتب مقدس ۱۱۸

ب۔ تاریخی منابع ۱۱۹

ج۔ عمومی معارف ۱۲۲

د۔ اعلام واشخاص ۱۲۳

ھ۔ اخبار و جرائد ۱۲۵

المیزان کے مجموعی منابع ۱۲۶

دوسرا باب: علامہؒ کی تفسیری روش ۱۳۳

پہلی فصل: مفسرین کی تفسیری روش پر ایک نظر ۱۳۴

۱۔ روائی تفسیر کی روش ۱۴۱

۲۔ تفسیر بالرائے ۱۴۵

۱. لغوی روش ۱۴۷

۲. فلسفی روش ۱۴۹

۳. صوفیانہ روش ۱۵۰

۴. باطنی روش ۱۵۳

۵. اعتقادی روش ۱۵۵

۶. فقہی واجتہادی روش ۱۵۶

جدید تحریک کے بعد تفسیر کی وضعیت ۱۵۷

تفسیر المیزان کی مختصر توصیف ۱۶۲

دوسری فصل: المیزان میں روائی مباحث کی روش ۱۷۵

۱۔ تفسیر قرآن بہ قرآن ۱۷۶

الف: آیت کے مجمل ومبہم معنی بیان کرنے میں دیگر آیتوں سے مدد لینا ۱۸۷

ب: مطروحہ معنی کو قبول کرنا اوراس کی تاکید کرنا ۱۹۱

ج: دوسری آیتوں کے ذریعہ تفسیر کرنا اور مقصود بیان کرنا ۱۹۳

د: خاص اصطلاح کے معنی معین کرنے کے لئے قرآن سے تمسک کرنا ۱۹۶

۲۔ تفسیر میں سیاق کا استعمال ۲۱۱

سیاق کی تعریف ۲۱۲

۳۔ سنت کے ذریعہ قرآن کی تفسیر ۲۲۰

۴۔ صحابہ اور تابعین کے اقوال سے متعلق علامہ کا نظریہ ۲۴۸

۵۔ اسرائیلیات کی ردّ ۲۵۴

تیسری فصل: المیزان میں عقلی مباحث کی روش ۲۶۱

۱. مفسرین کے اقوال پر علامہؒ کی تنقید اوراپنے عقیدہ کا اثبات ۲۶۵

۱) مفسرین کے اقوال پر تنقیدی روش ۲۶۶

الف: آیت کے ذریعہ آیت کی تفسیر ۲۶۷

ب: آیتوں میں سیاق سے اتفاق ۲۷۱

ج: اعتقادی اصول ۲۷۲

۱) اقوال مفسرین میں سے کسی قول کو ترجیح دینے کی روش ۲۷۳

۲. علامہؒ کی نظر میں تفسیر میں علمی رجحان ۲۷۵

الف۔ جدید کشفیات وعلمی نظریات کے بارے میں علامہ کی رائے ۲۷۵

ب: المیزان میں علامہؒ کی فلسفی روش ۲۷۹

۳. المیزان میں اجتماعی مسائل پر علامہؒ کی نظر ۲۸۶

۴. غیب ومبہمات قرآن کے بارے میں علامہ کا نظریہ ۲۹۰

۵. علامہ طباطبائی اور بطون قرآن کی تفسیر ۲۹۴

تیسرا باب: المیزان میں علوم قرآن اور عقائد کی مباحث ۳۰۱
پہلی فصل: موضوعات علوم قرآن میں علامہؒ کی نظر ۳۰۳
۱. تاویل ۳۰۴
۲. مناسبت ۳۱۱
۳. مکی و مدنی ۳۱۸
۴. شان و اسباب نزول ۳۲۱
۵. نسخ ۳۳۳
لغوی معنی ۳۳۴
اصطلاحی معنی ۳۳۶
جواز نسخ عقلاً و شرعاً ۳۳۷
۶. قرائت ۳۴۷
۷. آیات الاحکام ۳۵۱
دوسری فصل: علامہ طباطبائیؒ اور شیعہ عقائد ۳۵۵
۱. توحید ۳۵۸
صفات باری تعالیٰ ۳۵۹
باری تعالیٰ کا دیدار ۳۶۶
خلق قرآن ۳۷۰
۲. عدل ۳۷۲
۳. نبوت ۳۷۹
۴. امامت اور عصمت ائمہ علیہم السلام ۳۸۴
۵. معاد ۳۹۳
رجعت ۳۹۶

فہرست منابع **۳۹۹**

۱. خطی کتابیں **۳۹۹**

۲. مطبوعی کتابیں **۳۹۹**

۳. اخبار و جرائد **۴۱۰**

۴. نامہ اور ملاقات **۴۱۰**

عرض مترجم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

﴿كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْکَ مُبَارَکٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُوْلُوا الْأَلْبَابِ﴾(۱)

''یہ ایک مبارک کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تا کہ یہ لوگ اس کی آیتوں میں غور وفکر کریں اور صاحبان عقل نصیحت حاصل کریں''

قرآن کریم کی اس آیہ مبارکہ میں سبھی کو آیات قرآن میں غور وفکر اور تدبر کرنے کی دعوت دی گئی ہے پس جولوگ آیات قرآن میں تدبر سے کام لیتے ہیں اور اس کی تفسیر کرتے ہیں وہ اس آیت کے حکم پر عمل کرنے والوں میں شمار ہوتے ہیں اور دنیا والوں کو حقائق قرآن سے آگاہ کرتے ہیں اور اسے اپنی شرعی ذمہ داری سمجھتے ہیں؛ جن لوگوں نے اس آیت کے حکم پر عمل کیا ہے اور مجمل و مبہم، مغلق...آیتوں سمیت پورے قرآن کی اس میں غور وفکر کرتے ہوئے تفسیر کی ہے اُن میں سے عصر حاضر کے علامہ محمد حسین طباطبائیؒ سرفہرست ہیں جو ۲۹/ذی الحجہ ۱۳۲۱ھ میں ایران کے مشہور ومعروف اور خوبصورت شہر ''تبریز'' میں پیدا ہوئے اور انھوں نے اپنے وجود سے دین اسلام کی جو گرانقدر خدمات انجام دیں ہیں علم تفسیر میں آپ کی تفسیر المیزان ایک نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے اور قرآنی، علمی، فنی، فلسفی، ادبی، تاریخی، روائی اور اجتماعی تفسیر شمار ہوتی ہے جس کی نظیر نہیں ملتی ہے۔

استاد شہید مرتضی مطہریؒ، علامہ محمد حسین طباطبائیؒ کی شخصیت اور تفسیر المیزان کی اہمیت کے سلسلہ میں رقمطراز ہیں: ''اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس مفسر کبیر نے دین اسلام کی بہت بڑی خدمات انجام دی

۱۔ سورہ ص: آیت ۲۹.

ہیں اور دین اسلام کے عظیم خدمت گزاروں میں شمار کئے جاتے ہیں، کسی ایک جلسہ میں نہ آپ کی شخصیت پر روشنی ڈالی جاسکتی ہے اور نہ آپ کی دینی خدمات کو اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے جو بیان کرنے کا حق ہے؛ بطور خلاصہ یہ کہا جائے کہ آپ تقویٰ و معنویت کا مجسمہ ہیں، تہذیب نفس و تقویٰ میں بہت سے اعلیٰ مراتب طے کئے ہیں، آپ نہایت جلیل القدر ہیں، میں نے ایک طولانی مدت تک آپ کے محضر میں آپ کے دریائے علم سے کسب فیض کیا اور اب بھی مستفیض ہوتا ہوں۔

قرآن کریم کی اب تک جتنی تفاسیر لکھی گئی ہیں اُن سب میں تفسیر المیزان ایک بہترین تفسیر نظر آتی ہے؛ البتہ قرآن کریم اس قدر عظیم ہے کہ اس پر لکھی گئی تفاسیر میں سے کسی ایک تفسیر کے لئے یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا ہے کہ مفسر نے تفسیر کا حق ادا کردیا ہے لیکن ہر مفسر نے ایک مخصوص انداز اور روش میں تفسیر لکھی ہے اور قرآن کریم کی عظیم خدمت انجام دی ہے؛ میں اس بات کا دعویٰ کرسکتا ہوں کہ صدر اسلام سے لے کر آج تک شیعہ اور اہل سنت دونوں مذہب میں لکھی گئی تفسیروں میں المیزان ایک بے نظیر تفسیر ہے۔

علامہؒ کے علم و افکار کا تجزیہ و تحلیل کرنے کے لئے سو سال کا عرصہ بھی کم ہے، علامہؒ نے فلسفہ میں جو باتیں پیش کی ہیں شاید پچاس یا ساٹھ برس کے بعد اس کی اہمیت روشن ہوسکے...البتہ ابھی پورے ایران میں آپ کی شخصیت اتنی زیادہ مشہور نہیں ہوئی ہے لیکن عالم اسلام میں آپ کی شہرت بہت زیادہ ہے...آپ صرف دنیائے اسلام میں شہرت نہیں رکھتے تھے بلکہ غیر مسلم ممالک، یورپ، امریکہ اور اہل مشرق جو اسلامی معارف سے آگاہی نہیں رکھتے ہیں اُن سب کے نزدیک معروف شخص ہیں اور وہ آپ کو عظیم مفکر کے نام سے یاد کرتے ہیں...، آپ کو اطلاع کئے بغیر چند مرتبہ بیروت میں تفسیر المیزان کی طباعت ہونا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ کے علم و افکار اور کتابوں نے جہان اسلام میں بہت زیادہ محبوبیت حاصل کرلی تھی''(۱)

تفسیر المیزان پر انجام پائے چند اہم کام کچھ اس طرح ہیں:

۱۔ المیزان کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے، ہر جلد کا فارسی ترجمہ دو جلدوں پر مشتمل ہے، البتہ المیزان کا دو بار ترجمہ ہوا ہے؛ پہلی مرتبہ پانچ جلدوں کا حضرت آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی، مصباح یزدی،

۱۔ شہید مرتضیٰ مطہری، حق و باطل، مطبع صدرا، قم، ط۱۰، ۱۳۶۹ش، ص۷۶۔۸۸۔

یّری بروجردی اور شیخ محمد جواد حجتی نے ترجمہ کیا ہے، بعد کی جلدوں کا جناب محمد باقر موسوی ہمدانی نے دقت کے ساتھ ترجمہ کیا ہے، اپنا وقت زیادہ تر ترجمہ میں صرف کرتے اور خود علامہؒ سے قریبی رابطہ رکھتے تھے، چھٹی جلد کے بعد سے آخر تک تیس جلدوں میں ترجمہ تمام ہوا؛ بعض ناشرین نے آپ سے ابتدائی پانچ جلدوں کا دوبارہ ترجمہ کرنے کی درخواست کی تاکہ پوری المیزان کا ترجمہ ایک قلم اور ایک ہی روش پر رہے، آپ نے اس فرمائش کو قبول کیا اور بخوبی انجام دیا اور اس طرح المیزان کا پورا ترجمہ چالیس جلدوں میں مکمل ہوا۔

۲۔ ایک اہم کام المیزان پر یہ انجام پایا ہے کہ اس کی فہرست ترتیب دی گئی. علامہؒ کے انتقال کے بعد یا خود ان کے زمانہ میں المیزان کی کوئی فہرست نہیں تھی (نہ عربی زبان میں اور نہ فارسی زبان میں) کہ جو ایک موضوعی، عمدہ اور محققین کے لئے مفید فہرست قرار پائے؛ فہرست مرتب نہ ہونے کی اصلی وجہ یہ تھی کہ المیزان میں مختلف جگہوں پر مختلف بحثیں مطرح ہوئی ہیں. بالآخر المیزان کی فہرست مرتب ہوئی جو کہ نہایت مفید واقع ہوئی اور اس فہرست کا نام ''دلیل المیزان'' ہے جسے جناب الیاس کلانتری نے تألیف کیا ہے۔

المیزان کی دوسری بھی فہرست موجود ہے جسے المیزان میں ''اعلام، امثلہ، حدیث، آیہ...'' کے نام سے ترتیب دیا گیا ہے اور وہ تین جلد میں شائع ہوئی ہے۔

۳۔ المیزان پر ایک بہترین اور تحقیقی کام جناب ڈاکٹر علی اوسی نے انجام دیا ہے جسے ''الطباطبائی ومنہجہ فی تفسیرہ المیزان'' کے نام سے سازمان ارتباط بین الملل ادارہ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔

حقیر نے ڈاکٹر علی اوسی کی مذکورہ تحقیق وتألیف کا ''گروہ علوم قرآن وحدیث'' میں تھیسز کے طور پر اردو زبان میں ترجمہ کرنے کی درخواست پیش کی تو اسے گروہ علوم قرآن حدیث نے اپنے جلسہ میں قبول کرلیا جسے میں نے ایک سال میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا، اس کتاب میں قرآنی آیات کا اردو ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادیؒ کے قرآنی ترجمہ سے استفادہ کیا ہے اور جہاں بھی مؤلف نے کسی آیت کی طرف اشارہ کیا ہے تو حقیر نے اس آیت کو قرآن کریم میں تلاش کرکے حاشیہ میں ذکر کردیا ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رجب علی حیدری

۱۸؍شوال المکرّم ۱۴۲۸ھ مطابق ۳۰؍اکتوبر ۲۰۰۷ء

مقدمۂ مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ رَسُوْلِہِ الْھَادِیِ الْاَمِیْنِ وَعَلیٰ آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الْطَاھِرِیْنَ وَصَحبِہِ الْمُنْتَجَبِیْن.

قرآن کریم ، وقت نزول سے اب تک مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑی عنایت اور اہم کتاب ثابت ہوئی ہے، مسلمان اسے حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے احکامات پر عمل کرنے کے کوشش کرتے رہے ہیں، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متشابہ اور مبہم آیتوں کی تفسیر بیان فرماتے اور مجمل الفاظ کی وضاحت بیان کرتے تھے کیونکہ آپؐ ہی سب سے پہلے رہنما اور وحی الٰہی کے امین تھے، لہٰذا قرآن کی تفسیر کرنا نبوت کے فرائض میں شمار ہوتا تھا، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی جن قرآنی الفاظ کی وضاحت اور آیتوں کی شان نزول وغیرہ سے متعلق جو تفسیر نہ بیان ہوسکی، آنحضرتؐ کے انتقال کے بعد مسلمانوں نے تفسیر کی، اگرچہ اس وقت کے مسلمانوں کی بیان کی ہوئی تفسیر آیتوں کے معنی کو سمجھنے میں بہت زیادہ مؤثر ثابت ہوئی لیکن بعد میں لوگوں نے باب تفسیر میں تفسیر بالرائے اور شخصی اجتہاد کو داخل کردیا اور اس روش نے زور پکڑا اور تفسیر کے متعدد طریقے اس وقت وجود میں آئے جب مفسرین کو اپنے زمانہ میں اسی کے مانند انقلاب اور حوادث پیش آئے جو فکری واقعات اور حوادث پہلے پیش آچکے تھے لہٰذا مسلمانوں نے نئے حوادث اور مسائل کو واضح اور روشن کرنے کے لئے آیتوں کی تفسیر شروع کی، جس بنا پر تفسیر کے متعدد طریقے وجود میں آئے۔

اس کے بعد بہت زیادہ تفسیریں وجود میں آئیں جو سب کی سب حقیقت سے بہت دور تھیں جس بنا پر تفسیر کے ستون وارکان متزلزل ہوگئے اور تفسیر بہ رائ واجتہاد متعدد رنگوں وشکلوں میں نظر آنے لگیں مثلاً

مذہبی، کلامی، فلسفی اور تصوف جیسی تفسیریں سامنے نظر آئیں پس یہیں سے تفسیر دو حصوں (تفسیر مأثور، تفسیر بالرائے واجتہاد) میں تقسیم ہوگئی اور علم تفسیر نے ان دو طریقوں (تفسیر روائی وتفسیر بالرائے) کے محیط میں اس طرح پرورش پائی کہ بعد میں لکھی جانے والی تفاسیر گذشتہ مفسرین کے اقوال وگفتار کی عکاسی کرنے لگیں؛ جیسا کہ ڈاکٹر محمد حسین ذہبی کہتے ہیں:

قدیم مفسرین نے علم تفسیر کو اس درجہ وسعت بخشی کہ بعد والے مفسرین کو کتاب خدا کو سمجھنے اور اس کی تفسیر کرنے میں کسی طرح کی زحمت ومشقت نہیں ہوئی بلکہ ان میں سے بعض نے دوسرے مفسروں کے بیان کو اخذ کیا اور اس میں تھوڑے سے مطلب کا اضافہ کیا اور ایک نئی تفسیر وجود میں لئے آئے، بعض نے اپنی تفسیر گذشتہ مفسرین کے کلام کا خلاصہ بیان کیا اور بعض مفسرین نے دیگر مفسرین کے کلام پر حاشیہ لگا دیا، کبھی گذشتہ مفسرین کے بیان کو اپنی تحقیق کا نام دے دیا اور کبھی دوسروں کے اقوال کو تنقید واعتراض کے ساتھ ذکر کر دیا، چنانچہ علم تفسیر اور تفسیری روش مختلف شکل وصورت اور رنگ میں نظر آتی رہی، یہ سلسلہ چلتا رہا اور مختلف قسم کی تفسیریں وجود میں آتی رہیں(۱) یہ تھا خلاصہ رکُود وجمود کے زمانہ کا کہ جس سے عام طور پر اسلامی فکر گزرنا پڑا ہے۔

جدید دورۂ انقلاب کے بعد کہ جس نے باب تفسیر کو متأثر کیا اس اعتبار سے کہ تفسیر ایک ایسا علمی موضوع ہے جو قرآنی افق کے آشکار کرنے یا مفسرین کا دین اسلام سے دفاع کرنے میں تمدن وثقافت کے انقلاب کا متقاضی ہے کہ جس میں دشمنوں کی تہمت اور اعتراضات کو منعکس کیا جاتا ہے، انقلاب جدید کے بعد تفسیر نے اجتماعی پہلو کی کچھ ایسی شکل اختیار کی کہ اُس کا اصلاحی پہلو تمدن کے تحولات کے ضمن میں واضح وآشکار تھا اور ہر مفسر یہ تلاش اور کوشش کرتا نظر آیا کہ نص قرآن اور عصر جدید کے تقاضوں کے درمیان مختلف موضوع (مثلاً ادبی پہلو) پر کسی طرح سے توافق ہو جائے، مفسرین کی اس کوشش کے بعد تفسیر میں ایک جدید اثر نے جنم لیا اور مفسرین کے درمیان موضوعی اعتبار سے تفسیر کرنے کی میل ورغبت بہت زیادہ نظر آنے لگی۔

شیخ ''امین خولی'' اور ان کے شاگرد آیات قرآن کریم کی الفاظ قرآن کے معاجم ولغات پر اعتماد کرتے ہوئے تفسیر کر رہے تھے کہ اسی اثناء میں علمی تفسیر کی ندا بلند ہوئی تا کہ آیات قرآن اور جدید علمی مکاشفات وتحقیقات کے درمیان اتحاد وہماہنگی ایجاد کی جائے۔ اس تلاش وکوشش میں شیخ طنطاوی جوہری صاحب ''تفسیر

۱۔ التفسیر والمفسرون، ج۱، ص۱۴۹۔

جواہر'' سرفہرست اور مقدم رہے ہیں۔

مذکورہ مطالب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ باب تفسیر نے جدید افکار وتحولات کے زیر اثر مختلف مراحل طے کیئے ہیں اور ہم نے بھی اپنی اس کتاب میں ایسی ہی ایک جدید تفسیر سے متعلق بحث وگفتگو کی ہے جسے علامہ طباطبائیؒ نے عصر حاضر میں جدید افکار وفرہنگ اور تمدن کے جلووں کے مدنظر تحریر کیا ہے، بیشک علامہ طباطبائیؒ نے تفسیر المیزان میں گذشتہ مفسروں کی روش اور طریقۂ کار سے استفادہ کیا ہے اور عالم تفسیر میں جو بھی نتیجہ حاصل ہوا اسے مدنظر قرار دیا ہے اور ہونا بھی یہی چاہئے، اسی لئے ہماری یہ کتاب اور اس میں ہماری تلاش ان ہی مطالب کو بیان وروشن کرنے کی متکفل رہی ہے جس کے ذریعہ آپ کو تفسیر المیزان میں علامہؒ کی تلاش، تفسیری روش اور طریقۂ کار سے بخوبی واقفیت حاصل ہوسکتی ہے اسی لئے ہم نے درج ذیل علل واسباب کی بنا پر ''علامہ طباطبائیؒ اور المیزان کی تفسیری روش'' کو اپنا موضوع بحث قرار دیا ہے:

۱. **صاحب المیزان کا روحی تعادل اور نگاہی توازن:** علامہؒ نے اسلامی مذاہب اور دوسرے مکاتب کے نظریات وعقائد کو بیان کرنے میں امانتداری سے کام لیا ہے اور ان کے نظریات کو بیان کرنے میں اپنے آپ کو بے طرف قرار دیا ہے البتہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ علامہؒ نے مذہب شیعہ کے عقائد سے چشم پوشی کی ہے، کیونکہ مذہب وعقیدہ ایک الگ چیز ہے اور بے جا تعصب کرنا دوسری چیز ہے، علامہؒ نے اکثر مسائل میں (خواہ وہ فقہی مسائل ہوں یا اعتقادی مسائل) شیعوں کا نظریہ اور عقیدہ بیان کیا ہے لیکن دوسرے اسلامی مذاہب کے نظریات کو بیان کرنے کے ساتھ ان پر کسی طرح کی کوئی تنقید اور اعتراض نہیں کیا ہے بلکہ دلیل وبرہان کے ذریعہ اپنی بحث کو ثابت کیا ہے اور دوسروں کے اقوال ونظر کی بررسی کی ہے، اب ان میں سے جن کے اقوال کو کتاب خدا اور سیاق قرآن کے مطابق پایا اسے قبول کیا خواہ وہ نظریہ ائمہ طاہرین علیہم السلام سے منسوب روایات کے ضعیف اور غیر مقبول ہونے کا سبب قرار پائے۔

۲. **دیگر تفاسیر کی روش پر علامہؒ کی مقدار توجہ:** قدیم مفسرین کے درمیان جو تفسیری روش رائج تھی، علامہؒ نے اپنی تفسیر میں ان روشوں کو اختیار کرنے کے علاوہ جدید انگیزہ اور روش کا بھی استعمال کیا ہے، لہٰذا علامہؒ نے دشمنوں کی جانب سے دین اسلام کے خلاف کے لئے پروپیگنڈوں اور گمراہ کرنے والے اعتراضات وشبہات کا اجتماعی معرفت وبصیرت کے ساتھ قرآن کریم کے ذریعہ جواب دیا ہے اور اس بات

کی واضح دلیل یہ ہے کہ المیزان کی جلدوں کے آخر میں دسیوں مباحث اسی عنوان سے بیان ہوئی ہیں، اسی چیز نے مجھے اس بات کی تحقیق کرنے پر مجبور کیا کہ علامہؒ نے قدیم اور جدید مفسرین کی روش سے کس حد تک استفادہ کیا ہے اور تمسک کیا ہے۔

۳. **علامہؒ کا علمی مقام:** شیعوں کی نظر میں علامہ طباطبائیؒ علمی میدان میں بہت بڑا مقام اور درجہ رکھتے ہیں، آپ ان مجتہدین میں شمار ہوتے تھے جو احکام شرعی کو ان کے اصلی منابع سے استنباط کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے، دور حاضر میں المیزان جیسی تفسیر کا وجود میں آنا شیعوں کی سربلندی کا ثبوت ہے. علامہؒ کے علمی مقام اور ان کی گرانقدر تفسیر کو دیکھ کر میرے دل میں اس کتاب کے تألیف کی رغبت پیدا ہوئی تا کہ دنیا کو یہ معلوم ہو جائے عالم اسلام میں شیعوں کے نزدیک ایسی تفسیر موجود ہے جس میں تمام تحولات، حوادث اور انقلاب کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔

۴. میں نے ارادہ کیا ہے کہ علامہ سید محمد حسین طباطبائیؒ نے اپنی تفسیر میں جو تلاش اور کوشش کی ہے اسے تاریخ اسلام میں لکھی جانے والی تفاسیر سے پیوند دے سکوں اور مختلف مراحل میں اب تک جتنی تفاسیر لکھی گئی ہیں ان کی اور علامہؒ کی روش تفسیر کو آپس میں مرتبط کر سکوں، اور یہ کام اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ تمام مفسرین کی روش اور علامہؒ کی روش کو بیان کیا جائے۔

درحقیقت شیعوں کے لئے ایک بہت بڑے فخر کی بات ہے کہ اُن کے ایک عظیم القدر محقق (علامہ محمد حسین طباطبائیؒ) نے قرآن کریم کے زیر سایہ زندگی بسر کی ہے اور اس سے تمسک واستفادہ کیا ہے وہ بھی ایسا تمسک واستفادہ جو لوگوں کے لئے مفید ثابت ہوا ہے، پس قرآن کریم ایک ایسی محکم اور مقدس کتاب ہے جس سے ہمارا علم وادراک پائیدار ہے، ہماری زندگی اسی کے مطابق گذرتی ہے اور اسی کے ذریعہ ہمارے درمیان اتحاد کو قوت ملتی ہے؛ قرآن کریم کے بارے میں جو تحقیق وتفسیر لکھی جاتی ہیں وہ محقق کے لئے باعث نور وافتخار ثابت ہوتی ہیں اور ان کے ذریعہ دین اسلام کی سربلندی اور علم کی راہ روشن ہوتی ہے، پس ہم اپنی اس تحقیق میں خداوند تبارک وتعالیٰ سے مدد کے طلبگار ہیں اور وہی ہمارے لئے کافی ہے. البتہ اس تحقیق وبحث میں ہمیں کچھ مشکلات سے دچار ہونا پڑا ہے جن میں سب سے اہم مشکل یہ تھی کہ المیزان پر ابھی تک کسی نے کوئی کام نہیں کیا ہے اور نہ اس بارے میں کسی نے کوئی تحقیق لکھی ہے لہٰذا میں نے المیزان سے متعلق علمی تحقیق

کرنا اپنی ذمہ داری اور فریضہ سمجھتے ہوئے سب سے پہلے قدم اٹھایا ہے، میں اپنی تحقیق وبررسی میں خداوندمتعال سے مدد کا طلبگار رہوں، جس کے علاوہ کوئی قوت موجود نہیں ہے، میں نے شب وروز بڑی ہمت اور دقت کے ساتھ تفسیر المیز ان کا مطالعہ کیا، اس میں علامہؒ کی روش تفسیر کا جائزہ لیا اور جتنے بھی مطالب علامہؒ کی روش کو بیان کرتے تھے انھیں نوٹ کرتا گیا اور تکراری موارد کو بیان کرنے سے پرہیز کرتا رہا۔

میرے سامنے دوسری مشکل یہ پیش آئی کہ علامہؒ سے کس طرح رابطہ برقرار کیا جائے، ایران کا سفر کرنے کی کافی تلاش اور کوشش کی مگر کچھ موانع کی بنا پر ایران کا سفر نہ کر سکا اور فارسی زبان سے کم آشنائی کی بنا پر فارسی کتابوں سے مطلب کو سمجھنے اور انھیں عربی میں ترجمہ کرنے میں بہت زحمت اٹھانی پڑی اور بالآخر میں نے اپنی تحقیق اور بحث کو تین باب اور ایک خاتمہ پر تقسیم کیا ہے۔

پہلا باب: یہ باب تین فصلوں پر مشتمل ہے جن میں علامہؒ کے سوانح حیات اور علمی زندگی کو بیان کیا گیا ہے.

پہلی فصل میں علامہؒ کے حالات زندگانی پر روشنی ڈالی گئی ہے، اس فصل میں پہلے جدید تحریک وقیام کی مکمل طور سے تشریح کی گئی ہے اس کے بعد تفصیل کے ساتھ علامہؒ کے آبائی وطن اور جائے پیدائش (جمہوری اسلامی ایران) پر روشنی ڈالی ہے، جس میں بیان کیا گیا ہے کہ انیسویں صدی کے آغاز سے آج تک ایران کے سیاسی حالات کیسے رہے ہیں، علامہؒ کی زندگی میں ایران میں کونسے واقعات رونما ہوئے ہیں کیونکہ علامہ، جمہوری اسلامی ایران کے ایک انقلابی شخص اور عالم مجاہد تھے، اس کے بعد شہر تبریز اور قم المقدسہ کے حالات بیان کریں گے کہ جن میں علامہؒ نے زندگی بسر کی ہے، اس کے بعد اس شہر (نجف اشرف) پر بھی روشنی ڈالیں گے جہاں آپ نے اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کی ہے اور بیان کریں گے کہ علامہؒ کی موجودگی میں شہر نجف کے سیاسی حالات کیسے تھے اور وہاں پر کونسے واقعات رونما ہوئے ہیں۔

دوسری فصل میں علامہؒ کی علمی زندگی اور حیات کو بیان کیا ہے، اس فصل میں پہلے علامہؒ کے اسم، نسب، جائے پیدائش اور القاب کو بیان کیا گیا ہے، اس کے بعد آپ کے اساتذہ، علمی سفر، درجہ اجتہاد پر فائز ہونے، روایتوں کے نقل کرنے اور چند دیگر علمی فعالیت کے انجام دینے کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور آپ کے شاگردوں کے نام بھی بیان کئے گئے ہیں، اس کے بعد آپ کے علمی آثار کی فہرست بیان کی گئی ہے اور آخر

میں آپ کا ایک مکتوب مع الترجمہ پیش کیا گیا ہے اور اس سے کثیر نتائج وفوائد حاصل کئے گئے ہیں۔

تیسری فصل میں ان منابع کا ذکر کیا ہے جن کے ذریعہ علامہؒ نے تفسیر المیزان میں استناد کیا ہے، یعنی تفسیری منابع، کتب لغت، کتب احادیث اور دیگر منابع مثلاً کتب مقدس، تاریخی منابع، معارف عمومی، اشخاص، اخبار وجرائد وغیرہ، ہم نے ان سب منابع کی توضیح دی ہے لیکن تفسیری منابع کو تفصیل کے ساتھ اور دیگر منابع کو اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے تاکہ دیگر مفسرین کے مقابل میں علامہؒ کی علمی شخصیت، تفسیری بصیرت وثقافت سے مکمل آگاہی حاصل ہوجائے، ہم نے ان منابع کو ایک فہرستی شکل میں مرتب کیا ہے اور اس میں احادیث کے منابع وکتب کو بھی ذکر کیا ہے۔

دوسرا باب: ہم نے اس باب میں تفسیر المیزان میں علامہؒ کی تفسیری روش اور طریقہ کار کو مکمل طور سے بیان کیا ہے اور اس باب کو تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے:

پہلی فصل میں سب سے پہلے دیگر مفسرین کی تفسیری روش اور طریقہ کار پر روشنی ڈالی ہے، اس کے بعد (اختصار کے ساتھ) المیزان کی خصوصیات بیان کی ہیں، اس کے بعد تفصیل کے ساتھ المیزان میں علامہ کی تفسیری روش کو بیان کیا ہے اور ہم نے اس فصل اور اس سے ماقبل فصل کو **''علامہ طباطبائی اور المیزان میں آپ کی تفسیری روش''** کی بحث کے لئے بعنوان مقدمہ ذکر کیا ہے۔

دوسری فصل میں المیزان میں روائی روش، تفسیر قرآن بہ قرآن کی روش کو بیان کیا ہے اور وہ موارد بھی بیان کئے ہیں جہاں پر علامہؒ نے ان قواعد کو استعمال کیا ہے اور ان کی وضاحت کی ہے، اس اعتبار سے کہ سیاق اور مضمون (جو کبھی برخلاف خواہش نظر عقلائی کو بھی شامل کرتا ہے) قرآنی آیتوں کے سمجھنے میں قرینہ حالیہ کا درجہ رکھتا ہے اور آیات قرآن سیاق کے ضمن میں سمجھی جاتی ہیں، اس فصل میں تفسیر قرآن میں سیاق اور اس کے اثر کو ذکر کیا گیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کن جگہوں پر علامہؒ نے آیتوں کے معنی سمجھنے اور دیگر مفسرین کے اقوال کو ترجیح دینے میں سیاق سے استفادہ کیا ہے، اس کے بعد قرآن کی سنت (حدیث) کے ذریعہ تفسیر کرنے یعنی تفسیر روائی کی بحث کو بیان کیا ہے اور بیان کیا ہے علامہؒ نے اپنی تفسیر میں کس مقدار میں سنت سے استفادہ واستناد کیا ہے، اس کے بعد اقوال صحابہ اور تابعین کے بارے میں علامہؒ کا نظریہ اور ان کی جعلی روایات کو باطل قرار دینے کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

تیسری فصل میں ہم نے المیز ان میں علامہؒ کی عقلی روش، علامہؒ کی جانب سے دیگر مفسرین کے اقوال پر نقد و بررسی اور خود علامہؒ کی اپنی رائے و عقیدہ، جدید علمی نظریات کے مدنظر علامہؒ کی علمی روش، علامہؒ کی فلسفی روش اور المیز ان میں اجتماعی انقلاب جیسی چیزوں کو بیان کیا ہے اور یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ علامہؒ نے قرآن کے مبہم اور پوشیدہ امور کو کس طرح واضح اور روشن کیا ہے اور تفسیر باطنی کی روش میں آپ کا کیا موقف اور عقیدہ رہا ہے۔

تیسرا باب: ہم نے اس باب کو دو فصل پر تقسیم کیا ہے جن میں المیز ان میں موجود علوم قرآن اور اصول عقائد کی مباحث کی توضیح دی گئی ہے۔

پہلی فصل میں علوم قرآن سے متعلق مباحث بیان کئے گئے ہیں، علوم قرآن میں سے ہر ایک کو بطور خلاصہ ذکر کرنے کے بعد اس کے بارے میں علامہؒ کے قول کو بیان کیا گیا ہے اور ہم نے اس فصل میں جن علوم قرآنی کو انتخاب کیا ہے وہ اس طرح سے ہیں: تاویل، مناسبت، مکی، مدنی، شان نزول، نسخ، قرائت اور آیات الاحکام۔

دوسری فصل میں المیز ان میں علامہؒ کی روش تفسیر کے مدنظر اصول دین سے متعلق علامہؒ اور شیعوں کے عقیدہ کو بیان کیا گیا ہے البتہ اکثر اصول دین میں اہل سنت اور معتزلہ کے عقیدہ کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

میں نے اپنی اس ناچیز کوشش میں علامہ سید محمد حسین طباطبائیؒ کی سوانح حیات، علمی زندگی اور المیز ان میں آپ کی تفسیری روش اور طریقۂ کار بیان کرنے کی کوشش کی ہے، امید ہے کہ خداوند متعال مجھے اس کام کو صحیح طریقہ سے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا کرے اور مجھے ان لغزشوں سے محفوظ رکھے جو اس موضوع سے خارج اور زیادہ ہو؛ کیونکہ میں نے ابھی تک کوئی ایسی بحث نہیں دیکھی ہے جس میں دقت کے ساتھ علامہؒ کی تفسیری روش پر تحقیق کی گئی ہو، البتہ اس بحث کے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا دعویٰ نہیں کرتا ہوں کیونکہ میں ایک انسان ہوں اور خداوند متعال سے نصرت اور مدد کا طلبگار ہوں۔

هو الولیّ التوفیق.